طالب محسن

حیا کا ثمرہ

(مسلم، رقم ۳۷)

عِمرَانُ بنُ حُصَينٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اَلْحَيَاءُ لَا يَأتِي اِلَّا بِخَيرٍ. فَقَالَ بُشَيرُ بنُ كَعبٍ أَنَّهُ مَكتُوبٌ فِي الْحِكمَةِ أَنَّ مِنهُ وَقَارًا وَمِنهُ سَكِينَةً. فَقَالَ عِمرَانُ: اُحَدِّثُكَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَن صُحُفِكَ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا سے صرف بھلائی ہی ملتی ہے۔ یہ سنا تو بشیر بن کعب نے کہا: یہ حکمت میں لکھا ہوا ہے کہ اسی سے وقار ہے اور اسی میں سکون ہے۔ اس پر حضرت عمران نے کہا: میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی کتاب کی باتیں بتاتے ہو۔''

اَبُو قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ كُنَّا عِندَ عِمرَانَ ابنِ حُصَينٍ فِي رَهطٍ مِنَّا وَفِينَا بُشَيرُ بنُ كَعبٍ. فَحَدَّثَنَا عِمرَانُ يَومَئِذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ اَوْ قَالَ: اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ. فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: اِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ اَوِ الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ سَكِيْنَةً وَوَقَاراً لِلّٰهِ وَ مِنْهُ ضَعْفٌ. قَالَ: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ اَلَا اَرَانِي اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُعَارِضُ فِيْهِ . قَالَ: فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيْثَ . قَالَ: فَأَعَادَ بُشَيْرٌ. فَغَضِبَ عِمْرَانُ. قَالَ: فَمَا زِلْنَا نَقُوْلُ فِيْهِ اِنَّهُ مِنَّا يَا اَبَا نُجَيْدٍ اَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

''ابوقتادہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عمران بن حصین کے پاس اپنے ہی لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے درمیان بشیر بن کعب بھی تھے۔ اس روز عمران نے ہمیں ایک حدیث بتائی۔ انھوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا خیر ہے سارے کا سارا۔ یا (آپ کے الفاظ تھے:) حیا تمام تر خیر ہے۔ یہ روایت سن کر بشیر بن کعب کہنے لگے: ہم اپنی ایک کتاب یا 'الحکمہ' میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ اسی سے سکینت ہے اور اللہ کے لیے وقار اور اسی سے کمزوری بھی ہے۔ عمران کو غصہ آ گیا اتنا کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ کہا: کیا نہیں دیکھتے ہو کہ میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنا رہا ہوں اور تم اس سے اختلاف کر رہے ہو۔ چنانچہ عمران نے حدیث دہرائی۔ اسی طرح بشیر نے بھی اپنی بات دہرائی۔ عمران کو پھر غصہ آ گیا۔ ہم یہی کہتے رہے کہ یہ ہم میں سے ہیں، ابا نجید، اس بات میں کوئی حرج نہیں۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

لغوی مباحث

الحکمۃ: حکمت کا لفظی مطلب 'دانائی' ہے۔ اس روایت میں یہ لفظ جس طرح استعمال ہوا ہے، اس کے دو پہلو ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اہل کتاب کے ہاں کسی کتاب کو الحکمہ سے بھی تعبیر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ یہی بات اس مکالمے کا حصہ بن گئی ہے۔ دوسرے یہ کہ ان کے ہاں رائج دانائی کی باتوں کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہو۔ پہلی بات کے شواہد

موجود ہوں تو وہ روایت کے الفاظ سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔

رھط: اس کے معنی دس سے کم مرد بیان کیے گئے ہیں۔ یہ معنی اس کے عمومی استعمال کو سامنے رکھ کر متعین کیے گئے ہیں۔ اصل میں یہ تھوڑے لوگوں کے لیے ہے۔ تھوڑے کا اطلاق بعض صورتوں میں دس سے زیادہ افراد پر بھی ہو تو اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔

معنی

پچھلی دو روایتوں میں حیا کے بارے میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ نفس انسانی کی ایک خصوصیت ہے جو اسے ہر اس کام سے بچاتی ہے جو برا ہے۔ ہر معقول انسان اپنی طرف کسی اخلاقی یا مادی گندگی کی نسبت سے شرمندہ ہوتا ہے۔ اسی شرمندگی کے احساس کو حیا کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ ایک بے بہا متاع ہے۔ جس آدمی نے اپنے نفس کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھایا، اس نے اس سے خیر ہی حاصل کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں یہی پہلو پیش نظر ہے۔ شارحین نے یہاں یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ یہ بات اتنے تعمیم کے انداز میں کیوں کہی گئی ہے۔ جبکہ بعض صورتوں میں حیا جھجک اور گریز کا باعث بن جاتی ہے جو آدمی کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حیا کے اسی پہلو سے متعلق ہے جس میں وہ برائی، بے حیائی اور گندگی سے بچنے میں مددگار ہے۔ ظاہر ہے یہ حیا ہر صورت میں خیر ہی کا باعث ہے۔ دوسری چیز کے لیے حیا کا لفظ وسعت میں استعمال ہوتا ہے اور وہ یہاں بالکل پیش نظر نہیں ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اس روایت میں صحائف کے حوالے سے حیا کی دو خوبیاں اور ایک خرابی بیان کی گئی ہے۔ جب آدمی بری اور قبیح چیزوں سے محفوظ رہتا ہے تو یہ چیز اس کی طبیعت میں ایک بلندی پیدا کر دیتی ہے۔ غالباً یہی چیز ہے جس کے لیے وقار کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ سکینت کا لفظ سکون و اطمینان کے لیے آتا ہے۔ نیکی کی راہ اگرچہ ایک مشکل راہ ہے، لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ چونکہ ہماری فطرت کے عین مطابق ہے، اس لیے ہمیں جو سکون اور اطمینان اس میں حاصل ہوتا ہے، وہ کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا یہ کہ یہ ایک کمزوری بھی ہے تو یہ ایک صحیح چیز کے غیر محل میں اظہار کا نتیجہ ہے۔ غلطی سے بچنے کی خواہش اگر کمزوری بن جائے اور آدمی عمل اور اقدام ہی کی صلاحیت کھو بیٹھے تو یہ غلطی آدمی کی ہے، نفس شے کی نہیں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اپنی جگہ پر ایک جامع بات ہے۔ مکالمے میں ان باتوں کے حوالے سے حضور کی بات

کی جامعیت متاثر ہوتی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہوئی کہ بیان کرنے والے نے ان باتوں کے درست ہونے کے باوجود اس موقع پر ان کے بیان کو پسند نہیں کیا۔

متون

بنیادی طور پر یہ روایت تین صورتوں میں نقل ہوئی ہے۔ ایک صورت میں یہ صرف حیا والے جملے پر مبنی ہے۔ دوسری میں مختصر الفاظ میں مکالمے کے کچھ جملے بھی نقل ہوئے ہیں اور تیسری میں گفتگو کی جگہ، مکالمے میں تکرار اور صورت حال میں پیدا ہونے والی کبیدگی کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

حیا والا جملہ اپنی تینوں صورتوں میں امام مسلم نے نقل کر دیا ہے۔ ان تینوں جملوں میں بعض راویوں نے 'إن' کا بھی اضافہ کیا ہے۔ یہ بات کہ یہ چیز قدیم صحائف میں بھی ملتی ہے، ایک تو اس فرق کے ساتھ نقل ہوئی ہے کہ کہیں صحائف کے لیے 'الحکمة'، کہیں 'کتب' اور کسی روایت میں صریح طور پر تورات کا نام آیا ہے۔ اسی طرح کسی روایت میں 'انه مکتوب' کسی میں 'انا نجد' اور کسی میں 'انه یقال' کے الفاظ سے حوالہ دیا گیا ہے۔

یہ بیان کہ ان کتب میں کیا بات لکھی ہوئی ہے، راویوں نے اسے کئی طریقوں سے بیان کیا ہے۔ کسی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں حیا کا ایک کمزوری کی حیثیت سے ذکر ہے۔ کسی میں اسے وقار اور سکینت کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ کسی میں ضعف کے ساتھ عجز کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔ کسی روایت میں وقار کے ساتھ اللہ کا لفظ بھی آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقار کی نسبت بندے کی طرف نہیں، بلکہ اللہ کی طرف ہے۔ اس روایت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ عام طور پر اس بات کو بیان کرنے والے کا نام بشیر بن کعب ہی بیان کیا گیا ہے، لیکن ایک روایت میں ان صاحب کا نام علاء بن زیاد لکھا ہوا ہے۔

آخری حصہ عمران بن حصین کے غصہ ہونے سے متعلق ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے حدیث کے مقابلے میں کوئی اور چیز پیش کرنے پر غصہ کیا تھا۔ بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ انھیں حضور کی بات سے مختلف بات کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔ بہر حال راوی یہ بیان کرتے ہیں کہ شرکاے مجلس نے انھیں بار بار یہ کہہ کر ٹھنڈا کیا کہ بشیر ہمارے ہی آدمی ہیں اور یہ اچھے آدمی ہیں۔ ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا مکالمہ بنی عدی کے لوگوں میں ان کے ہاں ہوا تھا۔ بعض راویوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گرما گرمی میں روایت بھی دو بار بیان کی گئی اور جواب میں کتب کے حوالے سے سکینت اور وقار والی بات بھی دو بار بیان کی گئی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

کتابیات

بخاری، رقم ۵۷۶۶۔ مسلم، رقم ۳۷۔ ابوداؤد، رقم ۴۷۹۶۔ احمد، رقم ۱۹۸۳۰، ۱۹۹۱۹، ۱۹۹۲۸، ۱۹۹۷۱، ۱۹۸۴۳، ۱۹۹۸۶، ۱۹۹۹۰، ۲۰۰۲۲، ۲۰۰۱۳۔ معجم صغیر، رقم ۲۳۱۔ معجم کبیر، رقم ۲۳۸، ۳۸۷، ۴۸۳، ۴۹۳، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۵۳، ۵۶۵۔ الطیالیسی، رقم ۸۵۳، ۸۵۴۔ مکارم اخلاق، رقم ۶۷، ۷۹، ۸۵، ۸۸، ۹۹۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

تصحیح

’’اشراق‘‘ کے گزشتہ شمارے میں ’’بائبل کی زبان؛ یونانی یا سریانی‘‘ کے زیرعنوان جناب عبدالستار صاحب غوری کا مضمون شائع ہوا تھا۔ اس میں ’’بائبل‘‘ کے بجائے ’’انجیل‘‘ کا لفظ ہونا چاہیے۔ قارئین از راہ کرم تصحیح کر لیں۔ شکریہ

——— ادارہ